سوال

(112) کیا مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

(۱) کیا غائبانہ نماز جنازہ جائز ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔ اگر جائز ہے تو چند ایک اکابرین کا ذکر بھی کریں کہ ان کے بعد کئی کئی دن تک مختلف جگھوں پر یا ملکوں میں ان کے معتقدین غائبانہ نماز جنازہ پڑھتے ہیں؟

(۲) کہتے ہیں کہ میت کا جنازہ ایک ہی دفعہ ہوسکتا ہے مگر ہم جو بھی میت بھیجتے ہیں اس کا یہاں بھی جنازہ پڑھتے ہیں اور پاکستان میں بھی۔ اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

(۳) کیا مسجد کے اندر میت کو لے جا کر نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علیٰ رسول الله، أما بعد!

(۱) غائبانہ نماز جنازہ کا مسئلہ ان مسائل میں سے ہے جن میں فقہاء کے درمیان علمی اختلاف ہے۔ امام شافعیؒ امام احمد بن حنبلؒ اور جمہور سلفؒ کے نزدیک غائبانہ نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے جب کہ احناف اس کے قائل نہیں ہیں۔ احمد ابن حزمؒ کا قول ہے کہ کسی بھی صحابی سے غائبانہ نماز کی ممانعت ثابت نہیں ہے۔ جن کے نزدیک غائبانہ نماز جنازہ یا غائب کا جنازہ پڑھنا جائز ہے ان کی بڑی دلیل یہ حدیث ہے کہ عن جابر ان النبی ﷺ صلی علی اصحمة النجاشی فکبر علیة اربعا وفی لفظ قال توفی الیوم رجل صالح من الحبش فهلموا فصلوا علیه فصففنا خلفه فصلی رسول الله ﷺ و نحن صفوف۔ (فتح الباري ج ۳ کتاب الجنائز باب التكبير على جنازة اربعا ص ۵۶۱ رقم الحديث ۱۳۳۳۔)

حضرت جابر روایت کرتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نے اصحمہ نجاشی (شاہ حبش) پر چار تکبیروں کے ساتھ نماز پڑھی۔ اس طرح کے لفظ بھی آئے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آج حبش کا ایک نیک آدمی فوت ہوگیا ہے پس آؤ اس کی نماز جنازہ پڑھیں تو ہم نے آپ کے پیچھے صفیں باندھ لیں اور رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی۔'' (بخاری و مسلم)

اس حدیث سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ کو نجاشی کی وفات کی جب اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے اس کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی۔

جو لوگ نماز جنازہ غائبانہ کے قائل نہیں وہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے نجاشی کی نماز جنازہ غائبانہ اس پڑھی تھی کہ اس کی نماز جنازہ وہاں پڑھی نہیں گئی تھی۔ بہرحال اس حدیث سے غائبانہ نماز کا ثبوت ملتا ہے اس کی وجہ یا علت کا کوئی ذکر نہیں آیا۔ اس لئے ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ نماز صرف نجاشی کے لئے خاص تھی۔ بعد میں کسی غائب کے لئے نہیں پڑھی جا سکتی۔ ہاں اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ سیاسی قسم کے غائبانہ جنازے کا کہیں ثبوت نہیں ملتا کہ محض لوگوں کو احتجاج کے لئے اکٹھا کرنے کے لئے جنازے کو ذریعہ بنا لینا اور

جنازے کے فوراً بعد غلیظ الفاظ بکنا گالیاں دینا' اسے سیاسی جنازہ ہی کہا جاسکتا ہے۔ شرعی جنازے کی یہ کیفیت نہیں ہوتی۔

رہی یہ بات کہ کیا اکابرین میں ایسے لوگ موجود ہیں جن کے کئی کئی روز تک مختلف ملکوں میں جنازے پڑھے جاتے رہے تو اس سلسلے میں یہاں تاریخ و سیرت کی کتب اور مراجع نہ ہونے کی وجہ سے میں سلف کی زیادہ مثالیں ذکر نہیں کرسکتا۔ ایک مثال شیخ الاسلام حضرت امام ابن تیمیہؒ کی ذکر کئے دیتا ہوں۔ ان کی نماز جنازہ غائبانہ کا ذکر تاریخ میں ان الفاظ میں آیا ہے:

''صلی علیہ اصلوۃ الغائب فی الغالب بلاد الاسلام القریبۃ والبعیدۃ حتی فی الیمن والصین واخبر المسافرون انہ نودی باقصی الصین الصلوۃ علیہ یوم جمعۃ الصلوۃ علی ترجمان القران۔''

یعنی امام ابن تیمیہؒ نے جب وفات پائی تو اسلام کے اس عظیم سپوت کی اکثر اسلامی ملکوں میں غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی۔ جن میں یمن اور چین کا بھی ذکر آتا ہے اور سیاحوں نے بتایا کہ چین کے دور دراز علاقوں میں منادی کرنے والے نے ان الفاظ سے لوگوں کو نماز جنازہ کے لئے بلایا کہ ''ترجمان القرآن کی نماز جنازہ کے دن پڑھی جائے گی۔''

ماضی قریب میں مصر کے شیخ حسن البناء شہید 'قائد اعظم محمد علی جناح' مولانا ابو الکلام آزاد اور شاہ فیصل کے غائبانہ جنازے مختلف ممالک اور مختلف شہروں میں ہر ملک و مذہب کے لوگوں نے پڑھے۔

لہٰذا حدیث نجاشی کو بنیاد بنا کر غائبانہ نماز جنازہ کے جواز کا ثبوت ملتا ہے لیکن کسی ایک واقعہ سے جو مسئلہ ثابت ہو ضروری نہیں کہ اس کے لئے بعد میں متعدد مثالیں پائی جائیں کیونکہ جواز کے لئے ایک آدھ واقعہ بھی دلیل بن سکتا ہے لیکن اسے مستقل عادت بنالینا یا غائبانہ جنازے کو ضروری سمجھنا ہر گز درست نہیں۔

جواب: (۲) ایک میت پر ایک سے زائد مرتبہ جنازہ پڑھنا بھی حدیث سے ثابت ہے۔ مشکوۃ شریف میں بحوالہ صحیح بخاری و مسلم یہ حدیث مذکور ہے۔

عن ابن عباس ان رسول اللہ ﷺ مر بقبر دفن لیلا فقال متی دفن ہذا س قالوا البارحۃ قال افلا اذ نتمونی قالوا دفناہ فی ظلمۃ اللیل فکرہنا ان نوقظک فقام وصففنا خلفہ فصلی علیہ۔" (فتح الباری ج ۳ کتاب الجنائز ص ۵۴۴ رقم الحدیث ۱۲۴۷)

''حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک قبر کے پاس سے گزرے جس میں میت دفن کی گئی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ کب دفن ہوا؟ لوگوں نے عرض کی گزشتہ رات کو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے مجھے کیوں خبر نہ دی؟ لوگوں نے کہا اندھیری رات میں ہم نے اسے دفن کیا اور اس وقت آپ کو جگانا مناسب نہ سمجھا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اٹھے اور ہم نے آپ کے پیچھے صفیں باندھ لیں اور آپ نے نماز جنازہ پڑھی۔'' (بخاری و مسلم)

اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ میت کو دفن کرنے کے بعد اس پر دوبارہ نماز جنازہ پڑھنا درست ہے۔ ظاہر ہے جب دفن کے بعد جائز ہے تو دفن کرنے سے قبل اس پر ایک سے زائد مرتبہ جنازہ پڑھنے میں کوئی امر مانع نہیں ہوسکتا اور اس بارے میں کوئی دلیل شرعی نہیں ہے کہ ایک میت کا صرف ایک ہی بار جنازہ پڑھا جاسکتا ہے۔ لہٰذا اگر میت یہاں سے پاکستان منتقل کی جاتی ہے اور وہاں اس کا دوبارہ جنازہ پڑھا جاتا ہے تو یہ بالکل جائز ہے اس میں کوئی شرعی رکاوٹ نہیں ہے۔ حضرت علیؓ کے بارے میں بھی یہ روایت آتی ہے کہ۔ صلی علی جنازبعد مصلی علیھما کہ حضرت علیؓ نے ایک جنازہ پڑھا حالانکہ اس پر پہلے نماز جنازہ پڑھی جاچکی تھی۔

جواب: (۳) مسجد کے اندر نماز جنازہ ادا کرنے میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے۔ احناف کے نزدیک مسجد میں جنازہ پڑھانا مکروہ ہے جبکہ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک جائز ہے۔ امام مالک سے بھی ایک روایت جواز کی ملتی ہے جن کے ہاں مسجد میں نماز جنازہ جائز ہے ان کی دلیل یہ روایت ہے۔

''عن عائشہ انہا قالت لما توفی سعد بن ابی وقاص ادخلوا بہ المسجد حتی صلوا علیہ فانکروا ذالک علیہا فقالت لقد صلی رسول اللہ ﷺ ابنی بیضا فی المسجد سھیل واخیہ'' (مسلم مترجم ج الکتاب الجنائز ۴۰۰)

''جب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میت مسجد میں لے آؤ تا کہ اس پر جنازہ پڑھوں۔ کچھ لوگوں نے اس کو اچھا نہ سمجھا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیضاء کے دونوں بیٹوں سہیل اور سہل کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی گئی تھی۔ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں ابن ابی شیبہ کی یہ روایت ذکر کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھائی اور حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جنازہ مسجد میں پڑھایا۔''

احناف نے عدم جواز پر اس حدیث سے استدلال کیا ہے جو امام محمد موطا میں لائے ہیں لا یصلی علی جنازۃ فی المسجد (موطا امام محمد ص ١٦٩ باب الصلاۃ علی الجنازہ فی المسجد).

کہ مسجد میں جنازہ نہیں پڑھا جائے گا جبکہ دوسرے محدثین نے اس روایت کو ضعیف کہا ہے۔ بعض کے نزدیک اگر میت مسجد سے باہر ہو تو جنازہ مسجد میں پڑھا جا سکتا ہے۔ بہر حال جمہور ائمہ کا مسلک یہی معلوم ہوتا ہے کہ مسجد میں نماز جنازہ پڑھانا جائز ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص255

محدث فتویٰ